اب دیکھنا یہ ہے کہ انجمن، قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کے دیگر غیر مطبوعہ علمی کارناموں کو کب اور کیوں کر منظر عام پر لاتی ہے۔

۳۔ "غالب کا علمی سرمایہ"

مصنف: ڈاکٹر سید معین الرحمان

ناشر: یونیورسل بکس، لاہور

سنہ اشاعت: ۱۹۸۹ع

مبصر: مرزا سلیم بیگ

ڈاکٹر سید معین الرحمان کی تصنیف "غالب کا علمی سرمایہ" فروری ۱۹۸۹ء میں غالب کی ایک سو بیسویں برسی کی مناسبت سے یونیورسل بکس، لاہور کی جانب سے شائع ہوئی۔ دراصل یہ وہ مقالہ ہے جو مصنف نے جامعہ سندھ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے پیش کیا تھا۔ اس مقالے کے نگراں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں تھے، اس پر جامعہ سندھ نے ۱۹۷۲ء میں پی ایچ ڈی اردو کی ڈگری عطا کی۔ لیکن اس کے چھپنے کی نوبت ۱۷ برس بعد آئی۔

ابتداء میں مصنف کی علمی و تہذیبی مصروفیات اور مطبوعات و مرتبات کا سرسری تعارف دیا گیا ہے۔ کتاب کا باقاعدہ آغاز ڈاکٹر صاحب کے "پیش لفظ" سے ہوتا ہے، جو ۱۵ فروری ۱۹۸۹ء کو لکھا گیا، اس میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اس مقالے کی تیاری میں نگرانِ مقالہ کے علاوہ پروفیسر سید وقار عظیم اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی تجاویز اور تائیدات بھی مصنف کو حاصل رہیں۔

اس مقالے کے ذریعے غالب کے تصنیفی سرمائے کو "حد شمار اور ظرف حصر" میں لانے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ہے۔ جو بلاشبہ

قابل تحسین جذبہ اور قابل توجہ موضوع ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر صاحب نے ۹ باہم مربوط اور مکمل ابواب میں تقسیم کی ہے، جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ تصانیف غالب۔ نظم اردو، ۲۔ تصانیف غالب۔ نثر اردو، ۳۔ تصانیف غالب۔ نظم فارسی، ۴۔ تصانیف غالب۔ نثر فارسی، ۵۔ تصانیف غالب۔ (قضیۂ برہان) فارسی، ۶۔ تصانیف غالب۔ (قضیۂ برہان) اردو، ۷۔ انتخابات و متفرقات غالب۔ نظم و نثر، ۸۔ غیر مطبوعہ تصانیف غالب۔ نظم و نثر، ۹۔ معدوم تصانیف غالب۔ نظم و نثر۔

ان کے علاوہ آخر میں کتابیات کا اہتمام ہے، جو اس پائے کی کتاب کے لیے ضروری تھا۔ کتاب کے پہلے دو ابواب میں نظم و نثر کی کتب سے بحث کی گئی ہے، تیسرے اور چوتھے باب میں منظوم مطبوعات نظم و نثر کی تفصیلات ہیں اور پھر برہان قاطع کی ناخوش گوار بحث ہے۔ بعد ازاں شعری اور نثری انتخاب اور آخری باب ان تصانیف کے سے متعلق ہے جو تا حال دستیاب نہیں ہوئیں۔

ڈاکٹر صاحب کے اس مقالے کی اشاعت سے غالبیات کے سرمائے میں ایک وقیع اضافہ ہوا ہے۔ اردو ادب کے لیے عموماً اور غالب کے پرستاروں کے لیے خصوصاً یہ مقالہ ایک بڑی نعمت ہے کیونکہ پہلے پہل اسی کے ذریعے غالب کے متنوع علمی اور ادبی سرمائے کو ایک مستقل اور مربوط انداز میں زمانی اور تاریخی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ جائزہ جو تحقیقی اور توضیحی انداز لیے ہوئے ہے، اپنی جگہ نہ صرف یہ کہ قابل داد و تحسین ہے بلکہ لائق تقلید بھی ہے۔

اس کتاب کی عمدہ کتابت، طباعت اور تجلید کا اعلیٰ معیار اور سب سے بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کی غالب سے دلچسپی اور لگن لائق مبارک باد ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے غالب کے علمی سرمائے کے بارے میں صرف معلومات ہی فراہم نہیں کی ہیں بلکہ داد تحقیق بھی دی ہے مثلاً "قاطع برہان" کے قضیے ہی کو لیجیے اس میں مختلف ایڈیشنوں کی تفصیلات بھی ہیں اور ان کا محققانہ جائزہ بھی، یہی کیفیت کتاب کے دوسرے حصوں کی بھی ہے۔ اس کے علاوہ پوری کتاب میں عمدہ طور پر حواشی درج کیے گئے ہیں جن سے کتاب کی اہمیت و افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تاہم اشاریے کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مصنف کا لہجہ ایک طور پر نرمی لیے ہوئے ہے، جو ان کی شخصیت کا حصہ ہے۔ ہم اس پر ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے اس تبصرے سے اتفاق کرتے ہیں کہ:

"غالبیات میں ڈاکٹر سید معین الرحمان کی گرفت نرم سہی، لیکن یہ نرمی ان کے فیصلوں پر اثرانداز نہیں ہوتی، انھوں نے مطالعۂ غالب میں نرم مزاجی کے ساتھ حق گوئی کا نرالا اسلوب نکالا ہے جو وقیع بھی ہے اور لائق تحسین بھی۔"